بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۹ نبوت ۱۳۴۶ ہش ۵ شعبان ۱۳۸۷ھ ۹ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۵۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید اور عزت کیلئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں

جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارہ میں ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی

(۱) "حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں۔ جن کی تائید اور عزت کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں۔ جس میں بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں ہیں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی"۔ (پیغام صلح صـ۳۳)

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہایت ہی ابتر ہو چکی تھی۔ ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی۔ شرابیں پیتے تھے۔ زنا کرتے تھے جوا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی ان کے مفاسد کا ذکر کیا ہے۔ جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں۔ آدمؑ سے لے کر آخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں۔ وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اس نے دنیا کو روشن کیا۔ اس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی"۔ (بدر ۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

کل مورخہ ۷ نومبر بذریعہ جناب ایکسپریس مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی امریکہ میں ساڑھے چار سال تک فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے بعد بخیریت ربوہ واپس تشریف لائے۔ اسٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

مکرم محمود احمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی پرنسپل بشیر ہائی سکول کیالہ نیوگنڈا کے تایا زاد بھائی مکرم ناصر احمد صاحب آف چک چہور ۱۱ء۱۷ قضائے الٰہی سے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن)

جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ میں وانڈز ورتھ ہال (انگلستان) میں جو تقریر انگریزی زبان میں فرمائی تھی اس کا اردو ترجمہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع ہو رہا ہے قیمت اندازاً ۲۵ روپے سینکڑہ ہوگی۔ جماعتیں تعداد ریزرو کروا لیں

یہ امر نوٹ فرمایا جائے کہ جماعتیں مقامی طور پر اس لیکچر کو طبع نہ کروائیں بلکہ مرکز سے حاصل کر کے اسکی اشاعت کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۷ء

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی

فرانسیسی عظیم مفکر و ادیب والٹیر نے کہا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ موجود نہ ہوتا تو دنیا کا نظام قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ ایجاد کرنا پڑتا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ دنیا میں بدنظمی اور بے اطمینانی اسی وقت پھیلتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں نہیں رہتا۔ لوگ اپنی عقلمندیوں کے سہارے پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں۔ تو ہر قسم کے جرائم ہونے لگتے ہیں۔ قتل و غارت۔ جنسی جرائم۔ لوٹ کھسوٹ۔ مکروفریب ہر طرف پھیل جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ اور مفکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو جرائم اور گناہوں کے لئے جواز تلاش کرنے لگتے ہیں۔ مادی طاقت اور مال و دولت کی حرص بڑھ جاتی ہے۔ اور جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کی ضرب المثل صادق آنے لگتی ہے۔

ایسے زمانے میں انسان نفس امارہ کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اور عقل بھی اسی ماحول میں اپنے کارنامے دکھانے لگتی ہے۔ جرائم کے لئے بھی عقل راہ نما بن جاتی ہے۔ اور سب سے بڑا دانا وہ ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ کامیابی کے ساتھ جرائم کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ صرف عقل ہی نہیں بلکہ لوگ دینداری اور تقویٰ کو بھی جرائم میں کامیابی کے ذرائع کے طور پر استعمال کرنے لگتے ہیں۔ اور مذہب محض خول رہ جاتا ہے۔ اس کی روح دلوں میں مر جاتی ہے۔

ایسے زمانے لاتعداد بار دنیا پر آ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

انسان کے فعال قویٰ حرکت چاہتے ہیں۔ جو ظاہری حواس سے بلاواسطہ متاثر ہوتے ہیں اور ظاہر حواس مادی دنیا کے تاثرات انسانی ذہن میں منتقل کرتے ہیں اگر انسانی قویٰ پر احتساب نہ ہو تو جس طرح پانی ڈھلوان کی طرف بہ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے افعال بھی پستی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اگر پانی کو کسی حکمت سے اور طرف نہ ڈھالا جائے۔ تو وہ پستی ہی کی طرف بہتا ہے۔ یہی حالت انسان کی فعلی حرکت کی ہے۔ کہ اگر مثلاً نفس لوامہ کا پہرہ نہ ہو۔ تو انسان پستی کی طرف بہ جاتا ہے۔ یہ کام ایک خاص حد تک عقل سرانجام دیتی ہے۔ اور انسان کے کاموں میں اس حد تک مقصدیت پیدا کرتی ہے۔ یہ مقصدیت بھی عقلِ انسانی کی طرح محدود ہوتی ہے تاہم جب تک انسان کے سامنے بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کا مقصد موجود نہ ہو۔ نفس لوامہ بھی اس کی پوری راہ نمائی نہیں کرتا ہے۔ البتہ نفس لوامہ انسانی ذہن کو اس مقصد کی سرحد تک ضرور راہ نمائی کرتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ
اللَّوَّامَۃِ ۝ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ
عِظَامَہٗ ۝ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ۝
بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ ۝ (قیامت)

یعنی میں قیامت کے وقت کی قسم کھاتا ہوں (یعنی اسے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) اور میں نفس لوامہ کی بھی قسم کھاتا ہوں (یعنی اسے بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے۔ نہیں نہیں ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کے جوڑ جوڑ کو پھر سے بنا دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی فسق و فجور میں مبتلا رہے۔

یہ سورۂ قیامت کی ابتدائی آیات ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ نفس لوامہ یعنی ملامت کرنے والے نفس کا پہرا اس لئے لگایا گیا ہے کہ وہ نفس امارہ کی بالکل مادر پدر آزادی کے ساتھ پیروی نہ کرے اور نفس لوامہ اس پر تنقید کرتا رہے۔ اور اس کو زندگی کے حقیقی مقصد یعنی خداشناسی کی سرحد تک پہنچا دے۔ لیکن ظاہر ہے کہ جب تک وہ عظیم الشان مقصد انسان کے سامنے نہ رکھا جائے۔ نفس لوامہ بھی انسان کو عقل کی بھول بھلیوں میں آوارہ کر دیتا ہے۔ وہ مقصد اللہ تعالیٰ نے اس طرح پیش کیا ہے کہ

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

مگر جیسا کہ سورۂ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ

یعنی انسان جلدی ملنے والی نعمتوں کو پسند کرتا ہے اور بعد میں ملنے والی نعمتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اس طرح انسانی محدود عقل بھی انسان کی نظر سے زندگی کا حقیقی مقصد حیات اوجھل رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انسانی تاریخ میں ایسے زمانے اکثر آتے رہتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔ اور یہی وہ زمانے ہوتے ہیں۔ جب وہ فسق و فجور میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور دنیا حقیقی طور پر دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے۔ ایسے دور دنیا میں اکثر آتے رہتے ہیں۔ اور تاریخ اس کی گواہ ہے کہ انسان سراسر نفس امارہ کے چنگل میں آ جاتا ہے۔ معاشرہ تباہ ہو جاتا۔ قتل و غارت۔ جنسی جرائم۔ چوری ڈاکے اور لوٹ کھسوٹ کی بہتات ہو جاتی ہے۔ عقل اور مذہب تک نفس امارہ کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ انسان اپنے خالق کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔ دنیا میں بدنظمی اور بدامنی پھیل جاتی ہے۔ مادی طاقت ہی انسان کا اوڑھنا اور بچھونا بن جاتی ہے۔ سورۂ قیامت کے الفاظ میں انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝
ثُمَّ ذَھَبَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰی ۝

یعنی نہ انسان عبادت کرتا ہے اور نہ خلق خدا کے کام آتا ہے بلکہ حق کو جھٹلاتا ہے۔ اور اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ مگر بجائے اپنے ان شنیع کاموں پر شرمندہ ہونے کے نہایت بے شرم ہو کر اپنے گھر والوں اور دوستوں کے سامنے اپنے افعال شنیع کی ڈینگیں مارتا ہے اور اپنے جرم پر فخر کرتا ہے۔

جب معاشرہ کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کی تباہی واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نازل کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۝ اَیَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی

یعنی تباہی ہے تیرے لئے تباہی ہم پھر کہتے ہیں کہ تیرے لئے تباہی ہے تباہی کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اس کو بے لگام ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

الغرض جب معاشرہ بے خدا ہو جاتا ہے اور اس میں ہر قسم کی بیماریاں گھس آتی ہیں۔ تو انسان عذاب کا مستوجب ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں صرف اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی اس کو بچا سکتا ہے۔ عقل جو خود اندھی ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر کنارے نہیں لگا سکتی۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ آسمانوں سے پکارتا ہے اور اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ انتباہ کرتا ہے۔ جو اس آواز کو سنتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جو نہیں سنتا تباہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی

درخواست دُعا

خاکسار کے پوتے عزیزم صبغۃ اللہ کی طبیعت ان دنوں بہت علیل ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ جلسہ

- جلسہ سالانہ کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات
- مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے مقامی جماعت کا مثالی ایثار
- حکومت کے نمائندہ کی شمولیت اور پُر جوش تقریر

(از مکرم میاں عبدالحئی صاحب واقفِ زندگی مبلغِ اسلام انڈونیشیا)

قارئین الفضل کو معلوم ہے انڈونیشیا میں ۱۹۵۰ء سے قریباً ہر سال سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی رہی ہے۔ اس کانفرنس میں مرکز میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت دونوں کا ہی رنگ پایا جاتا رہا ہے۔ جماعت کی تعداد اور دوسرے امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک عرصہ تک اسی طریق پر عمل ہوتا رہا لیکن جماعت کی ترقی کے ساتھ ہی یہ احساس بھی ترقی کرتا گیا کہ مرکز کے تتبع میں جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت علیحدہ اوقات میں منعقد ہونے چاہئیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں خالص روحانی ماحول رہے اور مجلس مشاورت میں پوری دلچسپی سے ضروری امور پر غور و فکر کیا جا سکے۔ چنانچہ ۱۹۶۴ء کی سالانہ کانفرنس منعقدہ سورابایا میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت علیحدہ علیحدہ کر دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں پہلی بار بوگور میں جولائی ۱۹۶۵ء میں مجلس مشاورت منعقد کی گئی لیکن حالات کی وجہ سے اس کانفرنس میں صرف نئے عہدیداران اعلےٰ کا انتخاب ہی عمل میں آ سکا (کیونکہ سابقہ عہدیداروں کی میعاد ختم ہو چکی تھی) اس کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ باقاعدہ شوریٰ کا اجلاس Sukabumi کے شہر میں مارچ کے آخر میں منعقد ہو، اور جلسہ سالانہ سنگاپرنا میں جولائی کے آخر میں منایا جائے جیسا کہ احباب کو معلوم ہے یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء کو کمیونسٹوں نے بغاوت کی لیکن وہ بغاوت جلد دبا دی گئی۔ ہاں اس کے نتیجہ میں کافی عرصہ تک ملک میں سیاسی فضا نہایت درجہ مکدر رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمیں Sukabumi میں مجلس مشاورت منعقد کرنے کی اجازت نہ ملی۔ اس لئے مجبوراً سنگاپرنا میں ہی جلسہ اور مجلس مشاورت کو مدغم کرنا پڑا لیکن اس کانفرنس میں جلسہ کی طرف سب سے پہلا قدم اٹھایا گیا اور سابقہ کانفرنسوں کے برخلاف اس کانفرنس میں ایک دن کا نصف حصہ جماعتی اندرونی تربیتی جلسوں کے لئے وقف کر دیا گیا۔ سابقہ کانفرنسوں میں صرف تبلیغی جلسہ منعقد ہوتا تھا۔ اس دفعہ علاوہ تبلیغی جلسہ اور استقبالیہ جلسہ کے جماعتی جلسہ بھی کیا گیا۔ اس کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ پہلی باقاعدہ مجلس شوریٰ باندانگ میں منعقد ہو۔ چنانچہ فیصلہ کے مطابق اپریل کے آخر میں جماعت ہائے انڈونیشیا کی پہلی سالانہ مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ گو یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری یہ مجلسِ شوریٰ سَو فیصدی مرکز کے طریقہ کار کے مطابق تھی لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ خدا کے فضل سے مرکزی مجلس شوریٰ کا رنگ پہلے سے زیادہ نمایاں تھا۔ اس مجلس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمارا صحیح معنوں میں پہلا جلسہ سالانہ Manis Lor میں منعقد ہو۔

جماعت MANIS.LOR کا پسِ منظر

Manis Lor کی جماعت ایک دیہاتی جماعت ہے۔ یہ گاؤں مغربی جاوا میں CHIREFON کے تاریخی اور ساحلی شہر کے جنوب میں پندرہ میل کے فاصلہ پر پہاڑی علاقہ میں بڑی سڑک کے دو رویہ واقع ہے۔ CHIREBOM کا شہر مغربی جاوا میں تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ مغربی جاوا میں اسلام کی اشاعت میں اس شہر نے بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔ سو اس جگہ کے ابتدائی مجاہدینِ اسلام کا نام بھی زبان زد خلائق ہے۔ گو مجاہدین کے متعلق بڑے بڑے عجیب قصے گھڑے گئے ہیں اور ان کے معجزات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ مبالغہ کے اس طومار میں صداقت کا عنصر بھی موجود ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ CHIREBON کے علاقہ میں اور خصوصاً دیہاتی حلقوں میں مشرکانہ رسوم بھی ساتھ ہی ساتھ جاری ہیں۔ یہی حال MANIS LOR کا تھا لیکن اس گاؤں میں احمدیت کے قیام کے بعد نہ صرف جماعت نے ان مشرکانہ رسوم کو یکسر ترک کر دیا بلکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی اس کا خوشگوار اثر پڑا۔ میں اس رپورٹ میں جماعتِ احمدیہ MANIS LOR کی تاریخ بیان نہیں کرنا چاہتا صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ اس جگہ جماعت کا قیام ۱۹۵۴ء میں عمل میں آیا اور مسجد کی بنیاد بھی اسی سال رکھی گئی۔ اس جماعت کے قیام میں مبلغین میں سے مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب (جو اس وقت قائمقام رئیس التبلیغ تھے) مکرم مولوی محمد زہدی صاحب جو اس وقت بانڈونگ کے علاقہ میں مبلغ تھے۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد جو اس وقت پورووکرتو (وسطی جاوا) میں متعین تھے کا بھی دخل ہے۔ اور زیادہ تر دیہاتی مبلغ مکرم حاجی بصری صاحب کا جو کہ اس وقت سے اب تک وہاں محنت اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں لیکن جس شخص کو سب سے پہلے توجہ پیدا ہوئی وہ علاقہ کے نمبردار (اس وقت کے) Bening صاحب تھے۔ اور جس زمانہ یہ سکول میں پڑھتے تھے اس وقت انہوں نے گاروت کے ایک مخلص احمدی طٰہٰ صاحب سے احمدیت کا ذکر سنا تھا۔ اس وقت تو یہ ذکر ایک بیج تھا اور بعد میں درخت بن گیا۔

اس گاؤں کی آبادی قریباً اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے جن میں سے دو ہزار کے قریب احمدی ہیں۔ جماعت کے بالغ افراد کی تعداد ۸۰۰ کے قریب ہے۔

ایک مثالی گاؤں

جس وقت اس گاؤں کے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت یہ لوگ دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے بہت پیچھے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں ظاہری اور باطنی ترقیوں سے وافر حصہ ملا۔ چنانچہ غیر معمولی دینی و روحانی ترقیات پانے کے ساتھ ساتھ دیہی تنظیم میں بھی ان لوگوں نے کافی ترقی کر لی ہے اور علاقہ میں ان کا گاؤں ایک مثالی گاؤں قرار دیا گیا تھا سو اس ضمن میں ایک تقریب میں جو ان لوگوں کی عزت افزائی کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ انڈونیشیا کے مشہور لیڈر اور سابق نائب صدر ڈاکٹر محمد عطا صاحب بھی آئے تھے۔ یہ خدا تعالےٰ کا اٹل قانون ہے کہ جو لوگ خدا کے فرستادہ کی آواز پر کان دھرتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی تعلیم پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں اللہ تعالےٰ ایسا نور عطا کر دیتا ہے کہ دنیوی میدان میں بھی وہ دوسروں سے سبقت لے جاتے ہیں اور وہ گو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن دین پر عمل ان کے اندر ایک کیریکٹر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی آگے نکل جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات

الغرض جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ سالانہ MANIS LOR میں ہوگا تو اس کے جلد بعد ہی ان لوگوں نے تیاری کرنا شروع کر دی اور ایک کمیٹی کا بھی وجود عمل میں آیا۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید یہ لوگ جلسہ کا انتظام صحیح طور پر نہ کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظام ہماری امیدوں سے کہیں بڑھ کر اچھا رہا۔ اس میں ان لوگوں کی کوشش اور اخلاص کا بھی دخل ہے لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرکز کی طرف سے ان کی رہنمائی کی جاتی رہی۔ پہلے تو صدر جناب شکری صاحب وہاں گئے۔ اس کے بعد جناب سوجادی صاحب گاہے بگاہے جا کر ہدایات دیتے رہے اور آخری ایک ماہ قریباً وہاں رہے۔ اور جلسہ سے ایک ہفتہ قبل مکرم محی الدین صاحب مبلغ سلسلہ معہ اہلیہ وہاں جا کر دن رات انتظامات میں مشغول رہے۔

بچپن سے ہی مرکز میں رہنے کی وجہ سے ربوہ کا رنگ بھی ان کی طبیعت میں پایا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ آمین۔

جلسہ کے اخراجات میں جماعتوں کا حصہ

اس میں شک نہیں کہ سالانہ کانفرنس ہو

مجلس مشاورت ہو یا جلسہ سالانہ ہو اس کے اخراجات کا ذمہ دار مرکز ہی ہے اور جس جگہ جلسہ ہو وہاں ہر اس جگہ کی جماعت صرف انتظامات کرنے کی ذمہ دار ہے نہ کہ اخراجات کی۔ لیکن عموماً ہر وہ جماعت جسے یہ اعزاز ملے اپنی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ قربانی کرتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں MANIS LOR کی جماعت تمام جماعتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے کل اخراجات قریباً ایک لاکھ تیس ہزار روپے ہوئے (انڈونیشی کرنسی) اس میں سے ۹۴ ہزار روپے کی اشیاء مختلف جماعتوں نے ہدیہ کے طور پر دیں۔ اور اس ۹۴ ہزار کی رقم میں سے ۵۴ ہزار روپے کی لاگت کی اشیاء صرف MANIS LOR کی جماعت نے مہیا کیں۔

جلسہ گاہ اور مسجد کی زیبائش

جلسہ سے قبل مسجد کی طرف جانے والے راستہ کو بھی درست کیا گیا اور راستہ کو جھنڈیوں اور قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ بڑی سڑک پر بھی متعدد جگہوں پر قطعات آویزاں کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ مسجد کے باہر کے میدان میں بنائی گئی۔ یہاں کی مسجد بھی خدا کے فضل سے کافی وسیع ہے اور پھر جلسہ گاہ کے بن جانے کی وجہ سے مہمانوں کے لئے کافی کشادہ جگہ نکل آئی۔ جلسہ گاہ کو بھی آراستہ کیا گیا تھا۔

مہمانوں کے قیام و طعام کا اہتمام

اس دفعہ کھانا پکانے کا انتظام بھی سَو فیصدی جماعت MANIS LOR کے افراد کے ہاتھ میں تھا۔ بالعموم اس ضمن میں چھوٹی جماعتوں کو دوسری جماعتوں سے مدد لینا پڑتی ہے۔ مگر اس جماعت نے کسی بھی اپنی دوسری جماعت کے افراد سے مدد نہیں لی بلکہ انہیں موقعہ دیا کہ دلجمعی سے جلسہ کی کارروائی سن سکیں۔

رہائش کے لئے بھی یہاں مہمانوں کو کوئی تکلیف نہیں اٹھانا پڑی۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اس جماعت کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے اور ان کے سینکڑوں مکانات ہیں جن میں مہمانوں کو ہر طرح سہولت حاصل رہی۔ بہرحال اس لحاظ سے کہ یہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کا صحیح معنوں میں پہلا سالانہ جلسہ تھا۔ اور پھر جماعت کے اپنے گاؤں میں تھا۔ اس جلسہ کو دیکھ کر مرکز کی یاد تازہ ہو رہی تھی۔ سب سے پہلے یہ رنگ جوگی کارٹا کی کانفرنس میں نظر آیا تھا (جو کہ ۱۹۵۹ء میں منعقد ہوئی تھی) اور اس کے بعد بھی کئی کانفرنسوں میں لیکن

چونکہ یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا اور جماعت کے اپنے گاؤں میں تھا اس لئے اس دفعہ کا رنگ کچھ اور ہی تھا۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت سے توارد ہی ہوا ہے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کو اپنا پہلا سالانہ جلسہ شہر کی آبادی سے دُور ایک گاؤں میں کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت چلی آئی ہے کہ وہ ظاہری لحاظ سے غیر اہم جگہوں کو ہی روحانیت کے مرکز بناتا رہا ہے۔

جلسہ سے قبل بعض مخالفین نے جماعت کے متعلق بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور علاقہ کے ذمہ دار افرادِ حکومت نے جماعت کا ہاتھ بٹایا اور کسی قسم کی شرارت نہ ہونے دی۔

جلسہ کا آغاز

جلسہ میں شمولیت کے لئے مؤرخہ ۲۶ر اگست ۱۹۶۷ء کو دوپہر سے ہی لوگ آنا شروع ہو گئے تھے اور یہ سلسلہ مغرب تک جاری رہا۔ کیونکہ یہ جماعتِ احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ تھا اور ایک احمدی گاؤں میں تھا۔ اس لئے مہمانوں کی آمد کا نظارہ بھی بڑا دلکش اور ایمان افروز تھا۔

پہلا اجلاس

طعام اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد ساڑھے سات بجے شب تلاوتِ قرآن۔ تفرع و دعا کے بعد زیر سرکردگی مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب رئیس التبلیغ اجتماعی دعا کی گئی۔ اس اجلاس میں احبابِ جماعت کے علاوہ جو کہ ایک ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ہے علاقہ کی حکومت کے سرکردہ افراد اور فوج کے نمائندگان بھی تھے۔ علاقہ کے محکمہ مذہبیات کا افسر بھی شامل تھا۔

افتتاحی تقریر

جلسہ کے بعد جلسہ کمیٹی کے صدر Sukartoo صاحب نے مختصر افتتاحی تقریر میں پہلے تو اس جلسہ کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا پھر حکومت کا کہ اس نے جلسہ کی اجازت دی۔ پھر علاقہ کے افسران کا کہ انہوں نے جماعت سے ہر ممکن تعاون کیا۔ اس کے بعد کمیٹی کے ممبران کا۔ جماعت MANIS LOR کے افراد کا، مبلّغین کا۔ عہدیداران مرکزیہ کا اور پھر آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد

جلسہ کی صدارت جناب شکری برماری صاحب صدر اعلیٰ عہدیداران مرکزیہ کے سپرد کی گئی آپ نے بھی صدارتی تقریر میں درجہ بدرجہ سب کا شکریہ ادا کیا اور علاقہ کے مبلّغ حاجی بصری صاحب کا بھی۔

محترم رئیس التبلیغ کا خطاب

اس کے بعد مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب رئیس التبلیغ نے مختصر تقریر میں پہلے تو اس مبارک جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور اس کی اہمیت واضح کی اور ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک پیغام جو حضور نے نائیجیریا کی جماعت کو ان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھجوایا تھا اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا اور کہا کہ جو نصائح اس پیغام میں کی گئی ہیں ان کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے۔

نمائندہ حکومت کا خطاب

اسکے بعد علاقہ کے محکمہ مذہبیات کے افسر اعلیٰ جناب حاجی منصور صاحب نے حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی۔ جس میں پہلے تو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر خوشی کا اظہار کیا اور دعا کی کہ احبابِ جماعت جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہیں اس میں کامیابی حاصل کریں۔ اسکے بعد بڑے جوش سے کہا کہ ہم سب مسلمانوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں اتباع کرنی چاہیئے تاکہ ہم اپنے عمل سے اسلام کی سچائی کا ثبوت مہیا کر سکیں اور دہریت کے مقابلہ میں اکٹھے ہو جائیں۔ آپ کی یہ تقریر محض رسمی رنگ نہ لئے ہوئے تھی بلکہ آپ کی تقریر سے سچے اسلامی جذبات مترشح ہو رہے تھے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے اجلاسوں میں جو مہمانوں کی طرف سے استقبالیہ تقریریں ہوتی رہی ہیں ان میں سے اگر سب سے بہتر نہ تھی تو بہترین تقاریر میں سے ایک تھی۔

اسکے بعد جناب سوجادی صاحب نے جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی سوسائٹی جس کی زیر سرکردگی میں حال میں بعض کتب سلسلہ شائع ہوئی ہیں جن میں سے زیادہ اہم دیباچہ تفسیر کبیر حصہ اوّل و دوم ہیں اکی نمائندگی کرتے ہوئے مہمانوں کو سلسلہ کی کتب کا ایک ایک سیٹ دیا۔ قریباً بیس مہمانوں کو یہ سیٹ دیا گیا اس کے بعد جناب شکری برماری صاحب نے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کو دعا کروانے کے لئے کہا لیکن آپ نے سب سے معمر اور مخلص احمدی جناب سالم سنگر (عرب نژاد) صاحب کو دعا کروانے کے لئے کہا اور دعا کے بعد یہ اجلاس ۹½ بجے شب ختم ہو گیا۔

(باقی)

چندہ مساجد بیرون اور احمدی خواتین

(محترمہ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ہفتہ زیرِ رپورٹ یعنی ۲۳ر اکتوبر تا ۳۱ر اکتوبر مساجد بیرون کے لئے احمدی مستورات کی طرف سے آٹھ سَو پانچ روپے کے وعدہ جات اور ایک ہزار پینتالیس روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا ۳۱ر اکتوبر تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ انسٹھ ہزار چار سَو تئیس روپے اور وصولی کی کل مقدار چار لاکھ چھ ہزار چھ سَو پینتالیس روپے پہنچ چکی ہے۔ چندہ مساجد کے لئے بہنوں سے پانچ لاکھ روپے کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ گویا ابھی ہم نے ترانوے ہزار روپے اور جمع کرنے ہیں۔ اس وقت تک باون ہزار کے وعدہ جات ایسے ہیں جن کی وصولی نہیں ہو سکی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کا وعدہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ گویا اس نے ادا ہی کر دیا۔ سو وعدہ کر کے اس کے پورا کرنے میں سستی کرنا مومنانہ شان کے خلاف ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کو چاہیئے کہ پوری کوشش کر کے بقایا داران سے رقوم وصول کریں۔ ممکن ہے کہ عہدہ داران کی طرف سے ہی وصولی میں سستی ہو رہی ہو۔

مسجد کی تحریک پر پونے تین سال کا عرصہ گزر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مسجد کا افتتاح بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ بہت جلد ساری رقم کی ادائیگی کر دیں۔ عہدیداران کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک تمام بقایا جات وصول ہو جائیں اور نئے وعدے بھی لے لئے جائیں ان خواتین سے جو ابھی تک شامل نہیں ہو سکیں۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ ایک احمدی عورت بھی ایسی نہ رہ جائے جس نے اس سعادت میں حصہ نہ لیا ہو۔ ✦

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کا ذکر خیر

والد صاحب کی پرانے دوستوں سے وفاداری ــــ تبلیغ اسلام

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ربوہ

والد صاحب میں ایک نمایاں صفت دوستی میں وفاداری کی بھی تھی۔ آپ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے انتہائی وفادار خادم اور فدائی کے طور پر رہے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ وفاداری اپنی آخری سانس تک دکھائی وہاں اپنے بچپن کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور وفاداری کے تعلق کو قائم رکھا۔ چنانچہ جس دوستی اور وفاداری کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ (ان کے پرانے دوست) پرنسپل میڈیکل آفیسر ریاست پٹیالہ جن کا نام لیفٹیننٹ کرنل ڈی۔ ایف۔ ایچ کاڈن آئی ایم ایس تھا۔ ان کے ساتھ محبت اور وفاداری کا ہے۔

۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۴ء تک والد صاحبؓ نے اُن کے ساتھ پٹیالہ کے سب سے بڑے ہسپتال راجندر ہاسپٹل میں کام کیا۔ والد صاحبؓ اُن کے ساتھ اپریشن روم میں کام کرتے تھے۔ وہ آپ کی ذہانت اور محنت کی ہمیشہ تعریف کرتے تھے۔ اُن کی غیر حاضری میں والد صاحبؓ خود اپریشن کرتے تھے۔ جس سے وہ بہت خوش ہوتے تھے حتّٰی کہ انہوں نے اپنے تمام سٹاف کے سامنے کہا کہ:

> ”میں نے اپنی ساری زندگی
> میں ڈاکٹر حشمت اللہ سے
> بہتر اسسٹنٹ سرجن نہیں
> دیکھا“

والد صاحب نے ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۴ء تک ان کے ساتھ کام کیا اور دونوں کی آپس میں محبت بڑھ گئی۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ڈاکٹر کاڈن صاحب کو فوری طور پر انڈین آرمی میں بلایا گیا۔ اور وہاں سے فرانس کے علاقہ میں محاذ پر بھیجدیا۔ والد صاحب نے ان کی اس طرح جدائی کو کافی محسوس کیا۔ ان کی بیوی اور بیٹی پٹیالہ میں ہی مقیم تھیں۔ آپ ان کی کوٹھی پر جاکر اُن کا ایڈریس لے آئے اور ایک محبت بھرا خط انہیں محاذ جنگ پر ہی بھجوایا۔ وہ والد صاحبؓ کے خط سے بہت خوش ہوتے اور فوراً والد صاحبؓ کو جواب لکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ بالکل خیریت سے ہیں یہ وفاداری اور محبت کا تعلق تھا کہ والد صاحب نے ان کی خیریت دریافت فرمائی۔ جبکہ راجندر ہسپتال کے کسی بھی ڈاکٹر نے ڈاکٹر کاڈن کو کوئی خط نہیں لکھا تھا۔ یہ خط وکتابت ۱۹۱۸ء تک جاری رہی۔ تاآنکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والد صاحب کو قادیان بلالیا۔ قادیان میں آپ حضور کے ہر قسم کے علاج اور دیکھ بھال میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سفر یورپ پر تشریف لے گئے اور والد صاحب کو حضور کے ہمراہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لنڈن پہنچتے ہی والد صاحب نے کرنل کاڈن کو انڈیا آفس کے ذریعہ خط لکھا۔ تیسرے ہی روز کرنل صاحب کا جواب آگیا کہ میں فلاں تاریخ کو لنڈن آرہا ہوں آپ واٹرلو کے سٹیشن پر مجھے ملیں اور میری بیٹی آڈرے بھی ساتھ ہوگی۔ بہرحال پروگرام کے مطابق دونوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھکر بہت خوش ہوئے خاص طور پر کرنل کاڈن کا دل اس قدر خوش تھا کہ انہوں نے تین چار گھنٹے صرف کرکے والد صاحب کو ”ویمبلے“ کی ساری نمائش دکھائی۔ اس پروگرام میں اُن کی بیٹی آڈرے بھی شامل تھی۔

اس ملاقات کے بعد نہ صرف ڈاکٹر کاڈن بلکہ اس کی بیٹی آڈرے کے ساتھ بھی والد صاحب نے خط وکتابت جاری رکھی جو مسلسل ۲۶ سال تک رہی حتّٰی کہ ۱۹۵۰ء میں والد صاحب کی آنکھ میں موتیا اترنا شروع ہوگیا اور پھر ۱۹۵۴ء تک خط وکتابت بند رہی۔

پھر جب ۱۹۵۵ء میں والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہمراہ سفر یورپ پر دوبارہ گئے تو آپ نے کرنل کاڈن کو خط لکھا اور تیسرے روز ہی اس کا جواب آیا۔ اس دفعہ ڈاکٹر کاڈن نے آپ کو لکھا کہ آپ کو میرے گھر آنا پڑے گا۔ کیونکہ میں بڑھاپے کی وجہ سے لنڈن نہیں آسکتا۔ چنانچہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اجازت لے کر حضرت صاحب کی کار میں (جو خود حضور نے عنایت فرمائی تھی) ”Lemdene“ (یہ ان کی کوٹھی کا نام ہے) پہنچ گئے جو کہ لنڈن سے ۱۷-۱۸ میل دور تھا۔ یہ ملاقات بھی بہت محبت بھری تھی۔ کرنل کاڈن اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے والد صاحب سے اردو کی نظم سننے کی خواہش کی چنانچہ آپ نے انہیں اردو کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس موقعہ پر آپ نے چند اشعار انگریزی میں کہے جو دونوں کی خوشی اور محبت کا اظہار لئے ہوئے ہیں۔

> How happy was the day when I
> met my old and deer feind
> Down was looking then the Sky
> With eager when we shook our hands
> Here was love and there was love
> both the hearts were full of love
> Eyes were gazing with eagr sight
> God was showing his wondeful might

ترجمہ:۔

> وہ دن کتنا خوشی کا تھا جب میں اپنے پرانے اور عزیز دوست
> سے ملا۔ جب ہم نے باہم مصافحہ کیا تو آسمان شوق سے جھک کر
> دیکھ رہا تھا۔ ادھر بھی محبت تھی اور ادھر بھی۔
> دونوں دل محبت سے بھرپور تھے آنکھیں ایک دوسرے کو شوق
> سے دیکھ رہی تھیں۔ خدا اپنی عجیب قوت کا اظہار کر رہا تھا۔

دو تین گھنٹے کی ملاقات کے بعد والد صاحب واپس آگئے۔ محبت اور بڑھ گئی۔ اور لنڈن میں عید کے موقعہ پر آڈرے اور اُس کے خاوند کو اپنی احمدیہ مسجد فضل لنڈن میں بلایا۔ اس پر وہ دونوں بہت خوش ہوئے۔ واپس جاتے ہوئے آڈرے نے کہا اب میں آپ کو اپنے گھر لے جاؤنگی اور اپنی کار میں خود لے جاؤں گی۔ چنانچہ چند دنوں بعد وہ لنڈن آئی اور والد صاحب اور میری ہمشیرہ وسیمہ بیگم (بیگم ڈاکٹر صدیقی صاحب) جو ان دنوں لنڈن میں تھیں، کو اپنی کار میں اپنے گھر جو لنڈن سے ۲۰-۲۵ میل باہر تھا لے گئی۔ راستہ میں لنچ کا وقت آگیا۔ ایک بڑے شاندار ریسٹورنٹ میں اس نے لنچ دیا اور وہاں سے اسکے گھر پہنچے۔ اپنے گھر میں اس نے ایک کمرہ میری ہمشیرہ اور ڈاکٹر صدیقی صاحب کے لئے رکھا تھا تاکہ وہاں وہ چند دن گذاریں۔ چونکہ صدیقی صاحب بیماری کی وجہ سے نہ جا سکتے تھے۔ والد صاحب کو اس نے وہ کمرہ دکھایا۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اور عزیزہ وسیمہ نے اس میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کیں اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کیا۔

اسکے بعد جب والد صاحبؓ سفر یورپ سے واپس آئے تو پھر ڈاکٹر کاڈن اور اسکی بیٹی آڈرے کے ساتھ خط وکتابت جاری رکھی۔ ان میں سے اکثر خطوط تبلیغی رنگ کے ہوتے اکتوبر ۵۵ء میں آڈرے کے خاوند کی وفات ہوئی تو ڈاکٹر کاڈن نے اسکی اطلاع والد صاحب کو دی۔

فروری ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر کاڈن کی وفات پر آڈرے نے بذریعہ کیبل گرام والد صاحب کو اطلاع دی۔ تو والد صاحب نے بھی بذریعہ کیبل گرام اسکے ساتھ اظہار افسوس کیا۔ اور اسکو تسلی آمیز خط لکھا۔ اور صبر کی تلقین کی۔ اپنے والد کی وفات کے بعد اس نے آپ کے ساتھ خط وکتابت جاری رکھی کیونکہ وہ والد صاحبؓ کے خطوط میں بہت کچھ تسلی پاتی تھی اور انہیں اپنے لئے بمنزلہ باپ کے سمجھتی تھی۔

۱۹۶۱ء میں ہی اس نے خود آکر والد صاحب کو ذاتی طور پر ملنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ نومبر ۱۹۶۱ء کو وہ لنڈن سے پانچ چھ ہزار میل کا سفر کرکے صرف اور صرف والد صاحب کی ملاقات کی خاطر پاکستان آئی۔ کسی جگہ کی سیر یا تفریح کرنے کی اس نے خواہش ظاہر نہ کی۔ والد رضؓ صاحب کی اس سے شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت اس نے خط کے ذریعہ پاکستان آنے کی اطلاع دی تو والدہ صاحبہ سخت بیمار تھیں۔ کہ ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی والد صاحب نے رو رو کر اپنی نیم شبی دعاؤں میں والدہ صاحبہ کی صحت اور زندگی کے لیے دعا مانگی تاکہ اُن کی انگریز بیٹی ان سے آکر مل سکے اور ماں کی شفقت اُسے حاصل ہو۔ خدائے رحیم وکریم نے والد صاحب کی عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور والدہ صاحبہ کو صحت اور نئی زندگی عطا کی والدہ صاحبہ نے اس کی ربوہ میں مہمان نوازی کے لئے بہت کچھ انتظامات کئے۔ ۲۱ دسمبر کو جب وہ ربوہ پہنچی تو والد صاحب نے خاندان حضرت مسیح موعود کے چند افراد کی دعوت طعام کا انتظام کیا جس میں ان کا تعارف کرایا۔ والد صاحب کی شدید خواہش تھی

سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں

۱ - وصایا سے متعلقہ رقوم (حصہ آمد جائیداد اور چندہ شرط اوّل اور اعلانِ وصیت) خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال فرمائیں۔

۲ - جن موصی احباب کی رقوم ہوں اُن کی اسم وار فہرست مع نمبر وصیت رقوم مرسلہ کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں۔

۳ - اسم وار فہرست میں یہ صراحت فرمائیں کہ رقم کس مد کی ہے (حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد کی ہے یا کسی نئی وصیت کا چندہ شرط اوّل اور اعلانِ وصیت ہے) اور وصیت نمبر کا حوالہ بھی ضرور دیں۔ ورنہ مرسلہ رقوم بلا تفصیل میں پڑی رہیں گی

۴ - موصی احباب کے کھاتوں میں رقوم مرسلہ کا اندراج صرف اسی صورت میں ہوگا جب اسم وار فہرست کے ساتھ ان کے وصیت نمبر اور مطلوبہ تفصیل مطابق ۳ بھی مہیا کی جائے گی۔

۵ - اگر کسی وصیت کنندہ کو ابھی وصیت نمبر نہیں ملا۔ تو اسکے مثل نمبر کے حوالہ سے رقم ارسال فرمائیں۔

۶ - وصیت نمبر یا مثل نمبر بھی معلوم نہ ہونے کی صورت میں ولدیت یا زوجیت لکھیں تاکہ دفتر کو نمبر تلاش کرنے میں آسانی ہو اور رقم موصی متعلقہ کے کھاتہ میں درج ہو جائے۔

۷ - یہ گذارشات آپ کی مستقل توجہ کی محتاج ہیں اور بلا ضرورت نہیں ہیں بلکہ ان کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ بعض احباب کی طرف سے اس کے خلاف عمل ہوتا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

اپنے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات نے دفتری الملح کے مطابق چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اور ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۵۰ - عزیز اشرف محمود میکلیگن روڈ لاہور .. — ۵

۵۱ - عزیز عبدالوحید بدوملہی ضلع سیالکوٹ .. — ۵

۵۲ - عزیزہ شگفتہ نیر بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب چک ۳۵ ضلع سرگودھا .. — ۵

۵۳ - مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب بنگلہ ہیرا سنگھ ضلع ساہیوال اپنے بیٹے کی کامیابی پہ .. — ۵۰

۵۴ - عزیزہ مس مریم موسیٰ رضا صاحبہ کراچی .. — ۵

۵۵ - عزیزہ نصرت جہاں بنت مولوی محمد صادق صاحب سماٹری ربوہ .. — ۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہانہ اجلاس منعقد کریں

ہر مقامی مجلس کے لئے ضروری ہے کہ ہر ماہ کم از کم ایک بار مجلس کا اجلاس منعقد ہو جس میں مقامی مجلس کے سب اراکین شامل ہوں۔

تمام قائدین مقامی سے التماس ہے کہ ماہ نومبر کے دوران اپنی مجلس کا کم از کم ایک اجلاس ضرور منعقد کریں۔ اور ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

نقد و تبصرہ

احمدیہ جنتری ۶۸ء

جیساکہ احباب کو علم ہے محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان ہر سال بڑے التزام کے ساتھ احمدیہ جنتری شائع کیا کرتے تھے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس سلسلہ کو ان کی وفات کے بعد بھی جاری رکھا گیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ۶۸ء کی احمدیہ جنتری شائع ہوئی ہے۔ جو مرحوم کی بیوہ نے شائع کی ہے۔ اور ان کے بڑے بیٹے حافظ مبین الحق صاحب شمس نے مرتب کی ہے۔ یہ بہت سے مفید دینی اور علمی اور تربیتی مضامین پر مشتمل ہے۔ اسکی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر مہینہ کے ساتھ اس ماہ سے تعلق رکھنے والے خاص تاریخی واقعات بھی درج کر دئے گئے ہیں۔ جس سے اسکی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب بکثرت اسے خرید کر فائدہ اٹھائیں گے۔ قیمت فی کاپی اکتیس پیسے۔ ایک روپیہ کی چار ربوہ کے کتب فروشوں سے مل سکتا ہے۔

ربوہ میں وعدہ جات تحریک جدید کی مہم

جامعہ نصرت اور دیگر حلقہ جات کی طرف سے مسابقت کی روح کا مظاہرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان تحریک جدید دفتر اوّل کے بعد ربوہ کی جماعت کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت پانچ ہزار روپیہ کے اضافہ کے ساتھ پچھتر ہزار روپے کا وعدہ پیش کیا گیا تھا۔ اس مہم کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچانے کے لئے وکیل انجمن کے صدر عمومی محترمی چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مہتمم مقامی مکرم سردار مقبول احمد صاحب ذبیح نے متفقہ طور پر کوشش شروع کر دی ہے۔ ان کا عزم ہے کہ ۱۷ نومبر تک انشاء اللہ جملہ حلقہ جات ربوہ کے وعدے اسم وار حاصل کر لئے جائیں گے۔

حلقہ فیکٹری ایریا مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت اس کام کو چند دنوں تک انشاء اللہ مکمل کر لے گا اور جامعہ نصرت کی سیکرٹری مال محترمہ رضیہ ناصر صاحبہ نے اپنے ادارہ کی طرف سے ۱۳۷/- روپے کے وعدے اسم وار دفتر ہذا میں پہنچا بھی دئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے اور ان کی مساعی قبول فرمائے۔ نیز جملہ جماعتہائے احمدیہ کو اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ وعدہ کی پیشکش کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم شیخ فضل الٰہی صاحب وصیت ۱۲۰۹۲ / ۵ نیو سول لائن سرگودھا کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر اس اعلان کو خود موصی پڑھے یا کسی دوست کو ان کا علم ہو تو دفتر ہذا میں ان کی اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست ہائے دُعا

۱ - میرے شوہر میاں عبدالمالک صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ طیبہ مالک سنت نگر لاہور

۲ - مجھے دمہ کھانسی کی تکلیف رہتی ہے اور آنکھ کا اپریشن بھی کروانے جا رہا ہوں۔ (درد شندین گوبلاؤ ادر) احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔

تحریک جدید دفتر سوم اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید جاری فرمائی تا اس کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کی جا سکے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر مخلصین جماعت نے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی عظیم الشان قربانیاں دیں۔ دور اوّل میں شامل ہونے والے احباب کی ایک بہت بڑی تعداد قربانیاں دے کر اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہے۔ تحریک جدید ایک وقتی تحریک نہ تھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں ہی جماعت کے سامنے وضاحت فرما دی تھی کہ یہ تحریک دائمی ہے تا ہر نسل اسلام کے لئے قربانی دے کر اس میں شامل ہو سکے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا:-

"ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکوہ نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ ہمیں نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہے ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے۔ جتنی قربانیاں ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا"

حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء اسی غرض سے فرمایا کہ جہاں اس کے ذریعہ سے اسلام کی وسیع تبلیغ کا منصوبہ بنایا جا سکے۔ وہاں جماعت کے افراد کے ایمانوں میں ضعف نہ آنے پائے۔ اور وہ نسلاً بعد نسلٍ غلبہ اسلام کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ دفتر سوم کا یہ تیسرا سال شروع ہوا ہے۔ وہ جو کل بچے تھے آج جوان ہو گئے ہیں۔ جن کی کوئی مالی حیثیت نہ تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اس قابل ہیں کہ مالی قربانی دے سکیں۔ ہر وہ عورت جو اب تک دور اوّل یا دور دوم میں شامل نہیں اس کو دور سوم میں شامل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اسی طرح بچوں کو بھی۔ اس لحاظ سے صدرات اور عہدہ داران لجنہ اماء اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مستورات کو اس میں شامل کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی دفتر سوم میں شامل کریں تا ابھی سے ان میں دین کے لئے قربانی کا جذبہ ہو اور وہ بڑے ہو کر اسلام کی خاطر اپنی جان اور مال بشاشت کے ساتھ پیش کر سکیں۔ تحریک جدید میں شامل ہونا اپنے عہد بیعت کو نبھانا ہے جیسا کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

عزیز بہنو! جس کے ہاتھ پر آپ نے پھر یہ اقرار کیا ہے اس نے ۲۷ اکتوبر کو قربانی کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریک جدید دور سوم کے تیسرے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی کے میدان میں اپنا قدم بڑھاتے ورنہ یاد رکھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ایمانوں میں ترقی عطا فرمائے۔ اور جب بھی قربانی کا مطالبہ ہو ہم پہلوں سے بڑھ کر قربانیاں کرنے والے ہوں۔

لجنہ اماء اللہ کا انتظامی سال یکم اکتوبر سے شروع ہو چکا ہے۔ تمام عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں جائزہ لیں کہ کتنی عورتیں اور بچیاں تحریک جدید میں شامل ہیں اور کتنی ایسی ہیں جو شامل ہو سکتی ہیں مگر اب تک بدقسمتی سے نہیں ہوئیں ایسی تمام خواتین اور بچیوں کو تحریک کریں۔ اور ان سے وعدہ جات وصول کر کے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

والسلام
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

ضروری اعلان

بعض دقتوں کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ موصی صاحبان کی باہر سے آنے والی نعشیں بدستور سابق آتی رہیں۔ عام حالات میں جنازے کی نماز مسجد مبارک کے قریب ہی ہوا کرے گی۔ براہ راست میت کی نعش کو احاطہ بہشتی مقبرہ میں لانے کی تجویز بدل دی گئی ہے۔ احباب آگاہ رہیں۔

خاکسار ابوالعطاء
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

درخواست دعا

نواب دین صاحب ملاح ساکن ربوہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں کئی دنوں سے زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز محتسب نظارت امور عامہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ طاہرہ روحی بنت مرزا عطاء الرحمٰن صاحب حال لندن کے نکاح کا اعلان عزیزم ولی احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں مورخہ ۲۹/۱۰/۶۷ء کو بعد نماز عصر فرمایا۔ عزیزہ طاہرہ روحی محترم قریشی شیر محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ہے اور عزیزم ولی احمد شاہ صاحب محترم ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عرب حریت پسندوں اور اسرائیلی فوج میں جھڑپیں

ناھرہ ۷ نومبر:- دریائے اردن کے مغربی کنارے پر اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں عرب حریت پسندوں اور اسرائیلی فوج میں زبردست جھڑپیں جاری ہیں۔ حریت پسند اب تک اسرائیل کے کئی ٹینک، فوجی گاڑیاں پانی کا ایک پمپ سٹیشن۔ بجلی گھر اور اسلحہ سے کھچا کھچ بھری ایک گاڑی کو تباہ کر چکے ہیں حریت پسندوں کے حملوں سے دشمن کے دو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ چھاپہ مار حریت پسندوں کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور ان پر قابو پانے کے لئے بڑے پیمانہ پر مہم شروع کی جائے گی۔

چار امریکی طیارے گرا لئے گئے

ٹوکیو ۷ نومبر شمالی ویٹ نام نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے زمین سے مار کرکے چار امریکی طیارے گرا لئے ہیں۔ ان میں ایک طیارہ میں پائلٹ نہیں تھا اور وہ جاسوسی کی غرض سے آیا تھا۔ شمالی ویٹ نام کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ فوج نے طیاروں کے پائلٹوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے

بھارت سے جنگ جاری رہیگی۔ ناگا لیڈر

لندن ۷ نومبر۔ ناگا لیڈر ڈاکٹر فیزو نے اعلان کیا ہے کہ ناگا حریت پسندوں اور بھارتی حکومت کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے حریت پسند جلد ہی اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد شروع کر دیں گے۔ انہوں نے کہا ناگا حریت پسندوں کا یہ فیصلہ مجبوراً کرنا پڑا ہے اور اس کی تمام ذمہ داری حکومت بھارت پر عاید ہوتی۔ انہوں نے کہا ناگا اپنی جدوجہد میں کامیاب ہوں گے اور اپنے ملک کو آزاد کرا لیں گے۔

ڈاکٹر فیزو نے کہا کہ اس علاقے میں صرف ناگا ہی نہیں بلکہ مزید قبائل بھی بھارتی حکومت کے فیصلوں پر مشتعل ہیں۔ اور انہوں نے کھلا شروع کر دیا ہے کہ آسام کے اصل حکمران قبائل ہیں اور وہ بھارتی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت نے منی پور میں بھی اپنی من مانی کرتے ہوئے صدر راج نافذ کر دیا ہے۔ باغی ناگا لیڈر نے یہ بھی بتایا کہ ان کو ایسی اطلاع بھی ملی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت ان علاقوں میں اپنی فوج کی تعداد میں

بھی اضافہ کر رہا ہے۔

برطرف فوجیوں کو واپس بلا لیا گیا

صنعا ۷ نومبر۔ یمن کی مسلح افواج کی اعلیٰ کمان نے ان تمام فوجی افسروں، نان کمیشنڈ افسروں اور سپاہیوں کو واپس اپنے یونٹوں میں حاضر ہونے کا حکم دیا جن کو عبد اللہ السلال کی حکومت نے ملازمت سے نکال دیا تھا۔ ریڈیو صنعا کے مطابق ان تمام فوجیوں کا نام فوج میں دوبارہ اندراج کر لیا گیا ہے ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے کہ فوج کی ان ریٹائرڈ فوجیوں کو سروس میں دوبارہ بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکہ نے ایک اور مصنوعی سیارہ مدار میں پہنچا دیا

کیپ کینیڈی ۷ نومبر۔ امریکہ نے کل فضا میں ایک اور مصنوعی سیارہ اٹلس ۳ چھوڑ دیا جس کی تیاری پر ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر لاگت آئی ہے اس سیارے کو اٹلس اجینا راکٹ کے ذریعے مدار میں بھیجا گیا ہے۔ امریکہ کے خلائی ادارے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اٹلس ۳ اپنے پروگرام کے مطابق فضا میں گردش کر رہا ہے۔

بحری جہاز ڈوبنے سے ۴۰ افراد ہلاک

منیلا ۷ نومبر۔ فلپائن کا ایک مسافر بردار جہاز طوفان کی زد میں آکر ڈوب گیا۔ جس میں ۲ سو مسافر سوار تھے جن میں سے ۱۳۴ کو بچا لیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۴۰ مسافر ہلاک ہو چکے ہیں۔

جنوبی رہوڈیشیا کے وزیر اعظم کا بیان

سالسبری ۷ نومبر جنوبی رہوڈیشیا کے وزیر اعظم ایان سمتھ نے پھر کہا ہے کہ وہ بیرونی مداخلت کی پرواہ کئے بغیر رہوڈیشیا پر سفید فام اقلیت کی حکومت برقرار رکھیں گے۔ اور ملک کا اقتدار اکثریت کے حوالے نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ رہوڈیشیا میں گوری اقلیت کی حکومت ضروری ہے مسٹر سمتھ نے کہا ہے کہ اگر اقتدار کالوں کے سپرد کر دیا جائے تو اس کا لازمی نتیجہ گوروں کے قتل عام کی صورت میں نکلے گا اور

ان کے کاروبار کو تباہ کر دیا جائے گا۔

مسٹر سمتھ نے کہا زیمبیا اور دوسرے افریقی ممالک ہمیں طاقت کے ذریعہ ختم کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور ان کی اقتصادی ناکہ بندی سے ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا مسٹر سمتھ نے یہ بھی کہا کہ رہوڈیشیا کے وسائل کو گوروں نے ترقی دی ہے اور انہیں ان سے فائدہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

ملک میں گیس کی کھپت دگنی ہو گئی

راولپنڈی ۷ نومبر۔ ایک جائزے کے مطابق گزشتہ پانچ سال میں ملک میں گیس کی کھپت دوگنی ہو گئی ہے۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء کے پانچ سالوں میں گیس کی کھپت دوگنی ہو گئی ہے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء کے پانچ سالوں میں گیس کی کھپت ۹۵ لاکھ کیوبک فٹ روزانہ سے بڑھ کر ۲۱۰ لاکھ کیوبک فٹ تک بڑھ گئی ہے اور اس طرح ۲۳۵ فیصد اضافہ ہوا۔ اسیطرح گیس کی فراہمی کا دائرہ کار ۱۱ سو میل سے بڑھ کر ۲ ہزار میل تک پھیل گیا ہے۔

ویٹ نام میں جنگ امریکیوں کی شکست پہ ختم ہو گی،

پیکنگ ۷ نومبر۔ شمالی ویٹ نام نے پھر الزام لگایا ہے کہ امریکہ اس کے شہری علاقوں پر اندھا دھند بمباری کر رہا ہے ہنوئی میں ایک بیان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کے دوران امریکی طیاروں کی بمباری سے ۵۰ شہری ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ ان میں بیمار عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ جن عمارتوں پر بمباری کی گئی ان میں زیادہ تر سکول مکانات اور ہسپتال شامل ہیں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کی طرف سے بمباری میں اضافہ کرنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ویٹ نام کے عوام کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جائے۔ لیکن وہ ویٹ نامی عوام کے اس جذبہ سے بے خبر ہے جس کا مقصد آخری فتح تک جنگ کرنا اور اپنے غصب کردہ حقوق کو واگذار کرنا ہے بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ امریکہ کو اس علاقہ میں اپنی کمزور حالت کا احساس ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ بخوبی سمجھنے لگا ہے کہ بالآخر اسے یہاں سے رسوائی کے ساتھ رخصت ہونا ہے یہی

وجہ ہے کہ وہ اپنا بین الاقوامی وقار برقرار رکھنے کے لئے مختلف حیلوں بہانوں سے ویٹ نامی عوام کو سیاسی مذاکرات پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس کی یہ کوششیں اس وقت تک بے کار ہوں جب تک وہ ہماری سرزمین سے رخصت نہیں ہو جاتا۔

ویٹ کانگ حریت پسندوں پر ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ وزنی بم پھینکے گئے،

سائیگون ۷ نومبر۔ امریکی فضائیہ کے بمباروں نے کمبوڈیا کی سرحد کے قریب ایک گاؤں لوک نینہ میں ویٹ کانگ حریت پسندوں کے خفیہ ٹھکانوں پر زبردست بمباری کی ایک اطلاع کے مطابق امریکہ نے اس حملہ میں بی ۵۲ قسم کے طیارے استعمال کئے اور انہوں نے کل ڈیڑھ لاکھ پونڈ وزنی بم گرائے امریکی فوجوں کے ایریا کمانڈر نے بتایا ہے کہ اس علاقہ میں گزشتہ چھ روز سے زبردست لڑائی ہو رہی ہے یہ ویٹ نام کی جنگ کی اہم لڑائیوں میں سے ہے۔

امریکی کمانڈر کے مطابق ویٹ کانگ حریت پسندوں کی نویں ڈویژن کو بالکل تباہ کر دیا ہے

تریاق سل

سل کی بیماری میں مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس پچاس روپے

تریاقِ کبیر امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ

کھانسی نزلہ، سردرد، پیٹ درد اور ہیضہ کے لئے اکسیر ہے نیز بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگانے اور کھانے سے فوری تسکین دیتا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۷۵ پیسے درمیانی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ پچھتر پیسے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دانت امریکن نکلوائیے

انٹی پائیوریا یا ماخورہ کا مکمل کورس ۔۔۔ ۱۰ روپے
انٹی کیریز دانتوں کے گھن کا مستقل علاج ۔۔۔ ۱۰ روپے
ٹوتھ کیور۔ دانت درد کا فوری علاج ۔۔ ۲ روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے میری پریشانیوں سے نجات بخشے آمین

(محمد فیروز الدین صدر معلم مظفر آباد آزاد کشمیر)